سوال

عزل کا کیا حکم ہے 187

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عزل کا کیا حکم ہے۔ (فتاوی الامارات 31)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عزل کم ازکم مکروہ ہے۔ کراہت کا مطلب ہے کہ علماء کے نزدیک جائز ہے۔ کیونکہ کبھی کبھار ایک چیز جائز ہوتی ہے حالانکہ وہ مکروہ ہوتی ہے۔ عزل کے جواز کی دلیل جابر کی حدیث ہے۔ "بخاری و مسلم "میں فرماتے ہیں کہ :

زِلُ عَلَی عَہْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالقُرْآنُ یَنْزِلُ"

عزل کرتے تھے۔ قرآن نازل ہورہا ہوتا۔ جابر کے قول کا مطلب ہے کہ ہم ہمیشہ عزل کرتے تھے۔ حالانکہ قرآن میں اس کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ مطلب کہ جائز ہے۔ لیکن ہم نے کہا کہ مکروہ کے ساتھ ساتھ جائز ہے تو یہ کراہت کا حکم کہاں سے آئے گا؟ یہ حکم ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو

لولود فإنی مکاثر بکم الأمم یوم القیامۃ "وفی لفظ مکاثر بکم الامہ یوم القیامۃ"

تم زیادہ محبت کرنے والی بچے جننے والی عورتوں سے شادی کرو۔ بے شک میں قیامت کے دن تم پر فخر کروں گا۔ "

ب اور روایت کے الفاظ ہیں :

ے دن دوسری امتوں سے کثرت میں ہوں گے۔ "

توجو شخص اپنی بیوی سے عزل کرتا ہے تو بلاشبہ وہ اپنے نبی کی اس رغبت کو ثابت نہیں کرتا۔ پھر یہ عزل کرنا یورپ والوں کی تقلید بھی ہے کہ وہ لوگوں بچوں کی صحیح تربیت پہ اجرملنے پر بھی ایمان نہیں لاتے۔

'إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْہُ عَمَلُہُ إِلا مِن ثَلَاثَۃٍ : إِلا مِن صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ، أَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِہِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُو لَہُ"

جب آدمی کا بیٹا فوت ہوجاتا ہے تو اس کے سب کے سب اعمال منقطع ہوجاتے ہیں۔ سوائے تین کے۔ صدقہ جاریہ یا ایسا علم کہ لوگ جس سے فائدہ اٹھاتے رہیں یا نیک اولاد کہ جو اس کے لیے دعا کرتی رہتی ہے۔ "بخاری" میں ایک اور حدیث ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی :

ن مسلمین یموت لہما ثلاثۃ من الولد إلا لن تمسہ النار إلا تحلۃ القسم "

"کہ کوئی بھی دو مسلمان کہ جن کے تین بچے فوت ہوجاتے ہیں تو ان کو قیامت کے دن عذاب نہیں ہوگا مگر صرف قسم حلال کرنے کے برابر۔

تو کیا کفار کو اس طرح کی فضیلت حاصل ہے کہ جو ہمیں حاصل ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ بیوی کے بچوں کی تعداد ضرورت کی وجہ سے محدود کی جا سکتی ہے لیکن کسی ماہر مسلمان ڈاکٹر کے مشورے سے۔

ذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

متفرق مسائل صفحہ: 267

محدث فتویٰ